دیوبندی، بریلوی تنازع ختم کرنے کے لیے فیصلہ کن مناظرے

فتوحاتِ نعمانیہ

مناظرِ اہلِ سُنّت

رئیس المُحدّثین والمتکلّمین حضرت مولانا محمد منظور نعمانی رحمۃ اللہ علیہ

انجمن اِرشاد المسلِمین

۱۴- بہاولپور روڈ ○ مزنگ، لاہور

www.Ahlehaq.com

Www.Ahlehaq.Com

جملہ حقوق محفوظ!

سلسلہ مطبوعات / 03

نام کتاب : فتوحات نعمانیہ

مرتب : حضرت مولانا قاری عبدالرشید

ناشر : دارالکتاب، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور 042-7235094

طابع : حنیف سنز

اشاعت : ستمبر 2006ء

قیمت :

دارالکتاب

قانونی مشیر

مہر عطاء الرحمن ایڈووکیٹ ہائیکورٹ، پاکستان

فون: 0300-4356146, 042-7080020

باہتمام

حافظ محمد ندیم

0300-8477008

www.Ablehaq.com

کی عبارات میں تاویل کی گنجائش ہے اس لئے ہم نے تمہید میں لکھا ہے کہ ان کو کافر نہ کہا جائے۔ اور الکوکبۃ الشہابیہ میں جو یہ الفاظ ہیں کہ "اس کھلی گستاخی میں کوئی تاویل کی جگہ بھی نہیں" تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ بالکل کسی قسم کی تاویل کی گنجائش نہیں بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ تاویل قریب کی گنجائش نہیں۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ "تاویل" کے معنی تاویل قریب کے کیسے گڑھے گئے؟

تو آپ کے اعلیٰ حضرت جواب دیتے ہیں کہ کوکبہ شہابیہ جس سوال کے جواب میں لکھی گئی ہے اس میں سائل نے حکم فقہی دریافت کیا ہے۔ اور ہم نے بھی اس کے آخر صفحہ پر لکھ دیا ہے کہ یہ تکفیر فقہاء کرام و اصحاب فتویٰ کے نزدیک ہے یہ قرینہ ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مراد تاویل سے تاویل قریب ہے نہ مطلق تاویل۔ کیونکہ تاویل قریب ہی فقہاء کے نزدیک معتبر ہے نہ تاویل بعید۔ یہ خلاصہ ہے اس سوال و جواب کا جو الموت الاحمر میں درج ہے۔

اگرچہ یہ مولوی احمد رضا خان صاحب کا عذر گناہ بدتر از گناہ ہے۔ لیکن ہمیں اس وقت اس سے بحث نہیں۔ ہمیں تو محض یہ ثابت کرنا تھا کہ کسی لفظ کے معنی متعین کرنے میں متکلم کے کلام کو بھی دخل ہوتا ہے وہ بحمد اللہ مع کچھ اضافہ کے آپ کے اعلیٰ حضرت کے کلام سے ثابت ہو گیا۔ پس میں کہتا ہوں کہ "بایں معنی" جو تحذیر الناس کی عبارت میں واقع ہے اس کا یہی مطلب ہے کہ عوام کے نزدیک خاتم النبیین کے صرف یہ معنی ہیں اور اس پر خود مولانا کا کلام شاہد ہے۔

مولوی رحیم الٰہی صاحب: میں نے آپ سے دریافت کیا تھا کہ "بایں معنی" کے یہ معنی کہ "صرف اس معنی میں" اس کی کیا سند ہے؟ آپ نے اس کی کوئی سند بیان نہیں کی۔ کسی لغت کی کتاب کا حوالہ نہیں دیا بلکہ جو پہلے کہا تھا اسی کو پھر دوہرا دیا۔ مہربانی فرما کر اس سوال کا جواب دیجئے۔ اور کسی لغت کی کتاب سے اس کا ثبوت دیجئے۔ آپ بار بار یہ کہتے ہیں کہ مولوی محمد قاسم صاحب حصر کرنے والوں کا رد کر رہے ہیں۔ میں کہتا ہوں کیا رسول اللہ صلعم یا کسی صحابی نے حصر کیا تھا؟ تابعین یا مفسرین نے کہیں حصر کیا تھا؟ جس کا وہ رد کر رہے ہیں۔ حصر کا رد تو جب کریں جب کسی نے حصر کیا ہو۔ جب کسی نے حصر کیا ہی نہیں تو پھر رد کس کا؟

مولانا محمد منظور صاحب: مولانا نے اس تقریر میں تو کمال ہی کر دیا۔ اور جو کچھ مجھ کو کہنا چاہئے

WWW.Ahlehaq.Com

ظاہر ہے کہ اس میں صرف فضیلت بالذات کی نفی کی گئی ہے جو بطریق مفہوم مخالف فضیلت بالعرض کے ثبوت کو مستلزم ہے،[1] مگر خان صاحب نے اس کا عربی ترجمہ اس طرح کر دیا۔

مع انه لا فضل فيه اصلا عند اهل الفهم

جس کا مطلب یہ ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے میں اہل فہم کے نزدیک بالکل فضیلت نہیں " اور اس میں ہر قسم کی فضیلت کی نفی ہو گئی اور ان دونوں میں زمین آسمان کا فرق ہے، کما لا یخفی۔

تیسری وجہ

تیسری وجہ اور تیسری دلیل ہمارے اس خیال کی یہ ہے کہ " تحذیر الناس " کے جو فقرے خان صاحب نے اس موقع پر نقل کئے ہیں۔ ان کا " ماسبق و مالحق " جس سے ان کا صحیح مطلب واضح ہو جاتا ہے اور ناظرین کو غلط فہمی کا موقع نہ رہتا حذف کر دیا ہے (اس کا ثبوت آگے آتا ہے)۔

چوتھی وجہ

ہمارے خیال کی چوتھی وجہ اور چوتھی دلیل یہ ہے کہ خان صاحب کے اس حکم کفر کی تمام تر بنیاد اس پر ہے کہ " تحذیر الناس " میں ختم نبوت کا انکار کیا گیا ہے۔ حالانکہ اس میں اول سے آخر تک ایک لفظ بھی ایسا نہیں جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت زمانی کا انکار نکل سکے۔ بلکہ تحذیر الناس کا تو موضوع ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر قسم کی خاتمیت ذاتی، زمانی، مکانی وغیرہ کی حمایت اور حفاظت ہے اور بالخصوص ختم زمانی کے متعلق تو اس میں نہایت صاف اور واضح تصریحات ہیں۔ چنانچہ " تحذیر الناس " صفحہ ۳ پر اس فقرہ کے بعد جس کو فاضل بریلوی نے سب سے آخر میں نقل کیا ہے۔ مرحوم تحریر فرماتے ہیں۔

---

[1] یہ مسئلہ مسلمہ ہے کہ مفہوم مخالف مصنفین کے کلام میں معتبر ہے۔ علامہ شامی رد المحتار میں ارقام فرماتے ہیں کہ۔ " فی انفع المسائل مفهوم التصنيف حجة " رد المحتار: ج ۳، صفحہ ۴۴۴ " اور اس مسئلہ میں حنفیہ اور شافعیہ کا جو اختلاف مشہور ہے وہ صرف نصوص شرعیہ تک محدود ہے۔ ۱۲ منہ غفرلہ

٭